میت کے ذمے سجدہ تلاوت ہوں تو ان کے فدیے کے متعلق تفصیل

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

وہ میت جس کے ذمہ سجدۂ تلاوت ادا کرنا باقی تھا، تو اس کے فدیہ میں ایک ہی صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا یا دو صدقۂ فطر دینے ہوں گے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت پر جتنے سجدۂ تلاوت واجب تھے اور ادا نہ کئے تو اتنے سجدۂ تلاوت کی مقدار صدقۂ فطر ادا کئے جائیں گے، مثلاً ایک سجدۂ تلاوت باقی تھا تو ایک صدقۂ فطر اور دس سجدۂ تلاوت باقی تھے تو دس صدقۂ فطر ادا کئے جائیں گے، ایک سجدہ تلاوت کی طرف سے دو صدقۂ فطر دینے کا حکم نہیں ہے۔ نیز یاد رہے کہ سجدۂ تلاوت کا فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہے، البتہ! بہتر ہے کہ اِس کا فدیہ بھی ادا کر دیا جائے۔ اور اگر میت نے وصیت نہیں کی اور وارث اپنے طور پر ادا کرنا چاہے تو ادائیگی درست ہے اور ادا کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا۔

الاشباہ والنظائر لابن نجیم اور فتاوی تاتارخانیہ میں ہے (واللفظ للآخر) "ولو وجب عليه سجدة التلاوة فلم يسجدها حتى مات يعطى لكل سجدة منوين من الحنطة كما في الصلاة، والصحيح أنه لا يجب" ترجمہ: اگر کسی شخص پر سجدہ تلاوت واجب تھا اور اس نے ادا نہیں کیا حتی کہ وہ مر گیا تو اب ہر سجدہ کے بدلے میں دو صاع گندم کے دئیے جائیں جیسا کہ نماز کے فدیہ میں ہوتا ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ سجدہ تلاوت کا فدیہ دینا واجب نہیں ہے۔ (الفتاوی التاتارخانیۃ، الفصل الحادی والعشرون فی سجدۃ التلاوۃ، جلد 1، صفحہ 790، مجلس دائرۃ المعارف، الھند)

ردالمحتار میں ہے "ولا رواية فی سجدة التلاوة انه يجب او لا يجب كمافی الحجة، والصحيح انه لا يجب" ترجمہ: اور سجدہ تلاوت کے بارے میں کوئی روایت نہیں کہ اس کا فدیہ واجب ہو گا یا نہیں، جیسا کہ الحجہ میں ہے، اور صحیح یہ ہے کہ واجب نہیں ہے۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 73، مطبوعہ: بیروت)

اعلی حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہر سجدہ تلاوت کے لیے بھی احتیاطاً ایک فدیہ مثل ایک نماز کے ادا چاہیئے وان لم یجب علی الصحیح کمافی التاتارخانیۃ (اگرچہ صحیح قول کے مطابق واجب نہیں جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ540۔ 541، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

میت نے وصیت نہ کی ہو، تو اس کی طرف سے فدیہ ادا کرنے کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "(ان) لم یوص و(تبرع ولیہ بہ جاز)۔۔۔ویکون الثواب للولی" ترجمہ: اگر میت نے وصیت نہ کی اور اس کا ولی اس کے معاملے میں احسان کرتے ہوئے فدیہ ادا کرے، تو جائز ہے اور ولی کو ثواب ملے گا۔ (الدر المختار شرح تنویر الأبصار، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، صفحہ149، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4394

تاریخ اجراء: 09جمادی الاولی1447ھ/01نومبر2025ء